ماہِ ربیع الاول کا ایک فکر انگیز خط

بہاولپور سے جناب پروفیسر مولانا حافظ عون محمد سعیدی صاحب نے ایک خط ہمیں لکھا ہے جو خاصا طویل وعریض ہے اور نہایت فکر انگیز بھی۔ ہم ان کا پورا خط تو شائع نہیں کر پائے تاہم اس کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں: "...................... الحمدللہ پاکستان میں جتنی محافل اہل سنت کی ہوتی ہیں اتنی کسی بھی دوسرے مکتب فکر کی نہیں ہوتیں۔ یہ تمام محافل ہمارا سرمایہ ہیں اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنے اس سرمایہ کا مکمل طور پر ضیاع کررہے ہیں۔ ان محافل سے جو خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے چاہئیں وہ قطعی طور پر ناپید ہیں۔ اگر ہم اپنی محافل کا قبلہ درست کرلیں تو ایسے زبردست نتائج برآمد ہوں کہ دنیا ششدر رہ جائے۔ آج ہماری محفلیں تو عروج پر ہیں مگر ان سے مقصدیت کلیتاً ختم ہوچکی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی محافل کو بامقصد اور باوقار بنانے کی کوشش کریں بے مقصد محافل کا تو بند کردینا ہی بہتر ہے۔

ہماری محافل کا بنیادی مقصد اصلاحِ معاشرہ ہونا چاہئے محفل کے انعقاد کے بعد یہ سوچ کر خوش ہونا کہ اس میں لوگوں کی اتنی اتنی تعداد شامل ہوئی بالکل عبث بات ہے۔ سوچنا تو یہ چاہئے کہ اس محفل سے کتنے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔ اسلام کا پیغام کتنے دلوں میں جاگزیں ہوا؟ علم و عمل اور اصلاح و تبلیغ کو کتنا فروغ ملا؟ ایمانی انقلاب کتنی زندگیوں میں آیا؟ سنتوں پر عمل کرنے کا ارادہ کتنے لوگوں نے کیا؟ فکرِ آخرت کتنے لوگوں میں پیدا ہوئی؟

ہماری محافل کی بعض اہم کمزوریوں میں سے یہ ہے کہ محافل بروقت شروع نہیں ہوتیں، رات گئے بلکہ اذان فجر تک جاری رہتی ہیں، مستند علماء کرام کو کم ہی خطاب کا موقع دیا جاتا ہے، مقررین رٹے رٹائے موضوعات پر اکتفا کرتے ہیں، واعظین اصلاحی خطابات کی بجائے اپنی لچھے دار تقریر سے سامعین کو گرماتے ہیں، انتہائی ضعیف اور موضوع و باطل روایات بیان کرتے ہیں، پر تکلف کھانوں کا اہتمام کھاتے پیتے لوگوں کے لئے محافل میں لازمی ہوتا ہے، غریب غربا اس کھانے کی خوشبو بھی سونگھنے نہیں پاتے۔

ہمارے خیال میں ہماری محافل کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ مثلاً محافل کا دورانیہ زیادہ نہیں ہونا چاہئے، خطابات اصلاحی ہونے چاہئیں، موضوعات میں تنوع ہونا چاہئے، لنگر پر ہزاروں روپے خرچ کرنے کی بجائے دینی کتب کا لنگر تقسیم ہونا چاہئے۔ زینت محفل وڈیروں، مالداروں، کاروباریوں کو بنانے کی بجائے اہل علم کو بنانا چاہئے۔ اور نعتیں صرف علماء کے کلام سے منتخب کی جانی چاہئیں، لاؤڈ اسپیکروں کی آواز دل دوز قسم کی نہیں ہونی چاہئے جس سے لوگوں کے کان پھٹے جاتے ہوں اور جلسہ گاہ کے قرب و جوار کے لوگ بے چین ہوجائیں، اور ان کے آرام وسکون میں خلل واقع ہو، محافل باوقار ہونی چاہئیں...................."